قبروں کی تعظیم واحترام

حکمِ اسلام

قبروں کو سجدہ

مطلقاً حرام

از قلم

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ، A-977 بلاک B-III

گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

042-36880028,0300-4274936

زیارتِ قبور:

زیارتِ قبور کے بارے میں اُمّت کا اِتفاق ہے کہ قبروں کی زیارت سُنّت ہے کیونکہ اِس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہے جس سے دِل میں نرمی، دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔

میّت اپنے زائر کو دیکھتی ہے اور اُن کا کلام سنتی ہے۔

اجازتِ زیارتِ قبور:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا** [۱] "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، اَب تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اَب جب تک چاہو رکھو (اور کھاؤ)۔ میں نے تمہیں شراب کے برتنوں (کو اِستعمال کرنے) سے منع فرمایا تھا، اَب (اِن برتنوں کو استعمال کرو اور) اِن میں (پانی) پیا کرو لیکن نشہ کی چیز نہ پینا"۔

۱؎ مجمع الزوائد جلد۳ ص۵۹، مسلم جلد۱ ص۳۱۴، مشکوٰۃ ص۱۵۴، شرح السنۃ جلد۳ ص۳۰۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۷۶، ابوداؤد حدیث نمبر۳۶۹۸، نسائی حدیث نمبر۲۰۳۲، مسند احمد جلد۱ ص۱۴۵۔

قبروں کی زیارت سے موت یاد آتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ** [۲] "قبروں کی زیارت کیا کرو یہ موت کی یاد دلاتی ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ** [۳] "میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اَب اِن کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد پیدا کرتی ہیں"۔

جمعۃ المبارک کے دن زیارتِ قبور:

حضرت محمد بن نعمان تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، وہ اِس حدیث شریف کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں، فرمایا: **مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمْعَةٍ غُفِرَلَهٗ وَكُتِبَ بِرًّا** [۴] "جو اپنے ماں باپ یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعۃ المبارک کو زیارت کیا کرے گا تو اُس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی کرنے والوں میں لکھا جائے گا"۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا روضۂ انور کی زیارت کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، **كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ**

۲؎ مسلم جلد۱ ص۳۱۲، مشکوٰۃ ص۱۵۴، مستدرک حاکم جلد۱ ص۵۳۲۔۵۳۱، الترغیب والترہیب جلد۴ ص۳۵۷۔ ابن ماجہ حدیث نمبر۱۵۷۲، نسائی حدیث نمبر۲۰۳۴، ابوداؤد حدیث نمبر۳۲۳۴، مسند احمد جلد۲ ص۴۴۱۔ ۳؎ ابن ماجہ ص۱۱۴، مشکوٰۃ ص۱۵۴، مستدرک حاکم جلد۱ ص۵۳۳۔۵۳۱، الترغیب والترہیب جلد۴ ص۳۵۸۔۳۵۷۔ ۴؎ مشکوٰۃ ص۱۵۴، مجمع الزوائد جلد۳ ص۵۹۔

اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَادَخَلْتُهُ وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِنْ عُمَرَ ۵ ''میں اپنے گھر میں جس میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مدفون ہیں، چادر اُتار کے چلی جاتی تھی اور کہتی تھی ایک میرے (عظیم الشان شوہر) ہیں اور دوسرے میرے والد (گرامی) ہیں پھر جب (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) دفن ہوئے تو اللہ کی قسم (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) سے شرم کے باعث بغیر کپڑا لپیٹے اُس گھر میں نہ گئی''۔

(۱) اِس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ میّت کا بعد وفات بھی اِحترام چاہیے۔(۲) غیر محرم بزرگوں کی قبور کا اِحترام اور اُن سے شرم وحیاء چاہیے۔(۳) قبر کے اندر سے میّت باہر والوں کو دیکھتی ہے۔(۴) اُنہیں جانتی پہچانتی ہے۔(۵) قبر کی مٹی اور تختے وغیرہ میّت کی آنکھوں کے لیے حجاب نہیں بن سکتے لیکن زائر کا لباس اُن کے جسم کے لیے آڑ ہے۔لہٰذا میت کو زائر ننگا نہیں دکھائی دیتا۔یہ قانونِ قدرت ہے۔

اگر قبر گھر میں ہو یا عورت حج یا کسی سفرِ جائز کے لیے گئی ہو اور راہ میں کوئی قبر ملی اُس کی زیارت کر لی بشرطیکہ جزع وفزع وتجدید حزن وبکا ونوحہ وافراط وتفریطِ اَدب وغیرہا منکراتِ شرعیہ سے خالی ہو۔(فتاویٰ رضویہ شریف جلد۹ ص۵۶۲)

راستہ میں واقع قبر کی زیارت:

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حبشی کے مقام پر فوت ہوئے۔اُنہیں مکہ مکرمہ لایا گیا، وہاں اُنہیں دفن کیا گیا۔ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر کے پاس سے گزریں تو اپنے بھائی حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی اور یہ دو شعر پڑھے:

(۱) وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰی قِیْلَ: لَنْ یَّتَصَدَّعَا

۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۷۱، رواہ مسند احمد، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۲۲۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۶۲۔

(۲) فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَّعًا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَادُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ لَوْ شَهِدْتُکَ مَازُرْتُکَ ۶

(۱) ہم دونوں ایسے (بہن بھائی) تھے جیسے بادشاہ جزیمہ کے دو ہم نشین کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہوں گے۔

(۲) پھر ہم دونوں جدا جدا ہوگئے تو گویا کہ میں اور مالک باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہ رہے۔

پھر اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر میں (اُس وقت تیرے پاس) ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر میں تمہیں موت کے وقت دیکھ لیتی تو اَب کبھی قبر پر نہ آتی''۔

(۱) اِس سے مسئلہ معلوم ہوا اگر راستے میں کسی عزیز کی قبر آجائے تو عورت اُس کی زیارت کرسکتی ہے۔

(۲) نیز اِس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بہن بھائی جن کی مرتے وقت زیارت نہ کی گئی ہو اُن کے مرنے کے بعد عورت اُن کی قبر کی ایک بار زیارت کرسکتی ہے۔

عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے:

بحرالرائق جس میں ہے کہ اَلْاَصَحُّ اَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ لَّهُمَا ''صحیح یہ ہے کہ رخصت مردوں عورتوں دونوں کے لیے ثابت ہے۔اُسی میں ہے لَا یَنْبَغِیْ لِلنِّسَآءِ اَنْ یَّخْرُجْنَ فِی الْجَنَازَةِ لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهَاهُنَّ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ الْعَرِفْنَ مَاْزُوْرَاتٍ غَیْرَ مَاْجُوْرَاتٍ ۷ ''عورتوں کو جنازے کے ساتھ نہیں جانا چاہیے۔اِس لیے کہ حضور نبی کریم

۶ جامع ترمذی حدیث نمبر ۱۰۵۵، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۳۔ ۷ فتاویٰ رضویہ طبع جدید جلد ۹ ص ۵۶۳، بحوالہ بحرالرائق (کتاب الجنائز) جلد ۲ ص ۱۹۰ ایچ۔ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی (طبع جدید)۔

رؤف ورحیم ﷺ نے اُن کے لیے اِس کی ممانعت فرمائی ہے اور اِرشاد فرمایا ہے کہ اگر جائیں گی تو ثواب سے خالی جبکہ گناہ سے بھاری ہو کر پلٹیں گی''۔

اِتباعِ جنازہ جو کہ فرضِ کفایہ ہے جب اُس کے لیے عورتوں کا نکلنا ناجائز ہوا تو زیارتِ قبور جو کہ صرف مستحب ہے اُس کے لیے نکلنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

ردّالمحتار و فتح الخالق میں ہے:۔''اگر یہ زیارت غم تازہ کرنے اور رونے چلانے کے لیے ہو جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے تو ناجائز ہے اور اِسی پر یہ حدیث شریف محمول ہے: لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ یا لَعَنَ زَوَّاتِ الْقُبُوْرِ [۸] ''اللہ (ﷻ) کی لعنت اُن عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔'' اور اگر عبرت حاصل کرنے، روئے بغیر رَحم کھانے اور قبورِ صالحین سے برکت لینے کے لیے ہو تو جماعتِ مسجد کی حاضری کی طرح بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے مکروہ ہے''۔ [۹]

شروعِ اِسلام میں زیارتِ قبور مردوں، عورتوں سب کو ممنوع تھی کیونکہ لوگ اِسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔ اندیشہ تھا کہ بُت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اَب قبروں کی پوجا نہ شروع کر دیں۔ جب اُن میں اِسلام راسخ ہو گیا تو یہ ممانعت منسوخ کر دی گئی۔

اَلْاِذْنُ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلرِّجَالِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اَمَّا النِّسَآءِ فَقَدْ رَوٰی اَبُوْهُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ [۱۰] قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ عَمَّتِ الرُّخْصَةُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَ كَثْرَةِ جَزْعِهِنَّ [۱۱]

[۸] مشکوٰۃ ص۱۵۴ حدیث نمبر ۱۷۷۰، شرح السنۃ جلد۳ ص۳۰۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۵۰۳۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۷۸، نسائی حدیث نمبر ۲۰۴۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۵، مسند احمد جلد۲ ص۲۳۷، ۳۵۶، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۵۶، ابن حبان حدیث نمبر ۷۸۹۔ [۹] فتاویٰ رضویہ طبع جدید جلد۹ ص۵۶۳ بحوالہ ردّ المحتار (مطلب فی زیارۃ القبور) جلد۱ ص۶۰۸۱ ادارہ الطباعۃ المصریہ مصر۔ [۱۰] شرح السنۃ جلد۳ ص۳۰۲، مرقاۃ جلد۴ ص۲۱۴، نسائی حدیث نمبر ۲۰۴۳، جامع ترمذی جلد۱ ص۲۰۳، مسند احمد جلد۲ ص۳۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۷۰، مرقاۃ جلد۴ ص۲۲۲۔ [۱۱] بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص۵۵۲۔

''مَردوں کو خاص طور پر زیارتِ قبور کی اِجازت فرمائی گئی ہے اور عام طور پر عورتوں کو۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کے لیے جائیں''۔ بعض اہلِ علم نے فرمایا ہے یہ زیارتِ قبور کی رُخصت دینے سے قبل کا حکم ہے جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے رُخصت عنایت فرما دی تو مَردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی رُخصت ہو گئی بعض علماء نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارتِ قبور مکروہ ہے اِس لیے کہ اِن کو صبر کم ہوتا ہے اور جزع و فزع، رونا چیخنا چلانا بہت ہوتا ہے''۔

حضرت اِمام قاضی علیہ الرحمہ سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز و عدمِ جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اُس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب عورت گھر سے قبور کی طرف چلنے کا اِرادہ کرتی ہے تو اللہ (ﷻ) اور اُس کے فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو تمام اَطراف سے شیطان اُسے گھیر لیتا ہے، جب قبر تک پہنچتی ہے تو میّت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو اللہ (ﷻ) کی لعنت میں ہوتی ہے''۔ [۱۲]

عورت کے لیے گھر سے نکلنے کی وجوہات:

دُرِّمختار میں ہے:۔ عورت اپنے گھر سے نہ نکلے مگر اپنے حق کے لیے یا اپنے اُوپر کسی کے حق کے لیے یا ہر جمعۃ المبارک میں ایک بار والدین کی زیارت کے لیے یا سال میں ایک بار دیگر محارم کی ملاقات کے لیے یا اِس وجہ سے کہ وہ دایہ ہے یا میّت کو نہلانے والی ہے (حج بھی اِسی حکم میں ہے) اِن کے علاوہ صورتوں میں نہ نکلے، اگر شوہر نے اِجازت دی تو دونوں گنہگار ہوں گے''۔ [۱۳]

عورتوں کا زیارتِ قبور کرنا:

اِمام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔ ''میں سوائے حاضری

[۱۲] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی (فصل فی الجنائز) ص۵۹۵ سہیل اکیڈمی لاہور۔ [۱۳] فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص۵۶۱ بحوالہ درمختار کتاب النکاح (باب المہر) مطبع مجتبائی دہلی جلد۱ ص۲۰۲۔

روضۂ انور کہ جو واجب یا قریبِ واجب ہے، مزاراتِ اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیۂ علامہ محقق ابراہیم حلبی علیہ الرحمہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ خصوصاً اِس طوفانِ بدتمیزی، رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جہّال نے اور اَعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے۔ اِس کی شرکت تو میں مردوں عوام النّاس کو بھی پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ کہ عورتوں کے لیے جو نازک شیشیاں ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۴۱)۔

قبرِ انور پر چہرہ رکھنا:

اَقْبَلَ مِرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلاً وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَى الْقَبْرِ فَاَخَذَ مِرْوَانُ بِرَقْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَاتَصْنَعُ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ اِنِّیْ لَمْ اٰتِ الْحَجَرَ اِنَّمَا جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ [۱۴] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهٗ اَهْلُهٗ وَلٰكِنْ اَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اَذَا وَلِيَهٗ غَيْرُ اَهْلِهٖ [۱۵]

"مروان نے اپنے زمانۂ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ (حضور نبی کریم روٴف ورحیم ﷺ کی) قبرِ (انور) پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے اُن کی گردن مبارک پکڑ کر کہا، جانتے ہو یہ کیا کر رہے ہو؟ اِس پر اُن صاحب نے اُس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے، دین پر نہ روؤ جب اِس کا اہل اُس پر والی ہو۔ ہاں! اُس وقت دین پر روؤ جبکہ نااہل والی ہو"۔

یہ صحابی حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ تعظیم قبر اور روحِ مطہر میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت ہے۔ وہ لوگ مروان کا ترکہ ہیں جو زیارتِ قبور

---

[۱۴] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۵، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۵۱۵ ص ۵۶۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲۲، فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۴۔ [۱۵] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۵، کنز العمال جلد ۶ ص ۸۸، حدیث نمبر ۱۴۹۶۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۱۵۸ حدیث نمبر ۳۹۹۹، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲۲، فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۲۱ (چھاپہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

اور احترام قبور اور تعظیمِ روحِ مطہر کا شعور نہیں رکھتے۔ تعظیمِ قبر سے جُدا ہو کر تعظیمِ روحِ نبی کریم روٴف ورحیم ﷺ کی برکت لینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سُنّت ہے اور اہلِ سُنّت و جماعت کو اِن کی میراث ملی ہے۔ وللہ الحمد (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۲۱)۔

زیارتِ قبور کے وقت کیا کہیں؟

قبروں والوں کو سلام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ [۱۶]

"نبی (کریم روٴف ورحیم) ﷺ مدینہ (منورہ) میں کچھ قبروں پر سے گزرے تو اُن کی طرف اپنا چہرہ (مبارک) فرمایا اور پھر فرمایا: "اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، اللہ (عزوجل) ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے اگلے ہو، (پیشرو ہو، پہلے گزر گئے ہو) اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔" (یعنی تم ہم سے پہلے چلے گئے ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں)۔

مسئلہ: آپ ﷺ قبور کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوتے کہ زیارتِ قبور کے وقت اِس طرح کھڑے ہونا چاہیے۔

۱۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم روٴف ورحیم ﷺ رات کے آخری حصّہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور اِن دُعائیہ کلمات سے اہلِ قبور کو نوازتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ [۱۷]

"اے مومن قوم کے گھر والو! تم پر سلام ہو، تم سے جس چیز کا وعدہ تھا وہ

---

[۱۶] ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۳، دارمی جلد ۱ ص ۳۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۱۰۸، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۶۷۲۰، کتاب الاذکار حدیث نمبر ۱۵۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۵۶۱-۴۲۱۱۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۸۹، البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۲۔ [۱۷] مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مسلم جلد ۱ ص ۳۱۱، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۶۔

تمہیں مل گئی۔ کل کی تمہیں مہلت دی ہوئی ہے اور اِنشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ (جل جلالک) بقیع غرقد والوں کو بخش دے"۔

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اُنہیں یعنی ہمیں سکھاتے تھے کہ جب قبروں پر جائیں تو یوں کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۱۸

"اے مومنین اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو، انشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ (عزوجل) سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں"۔

شرح السنۃ میں "لَاحِقُوْنَ" کے بعد "اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ" کے الفاظ بھی ہیں۔ ۱۹ (یعنی تم ہمارے پیش خیمہ ہو)

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا قبرستان جا کر پہلے سلام کرنا پھر قبرستان والوں سے گفتگو کرنا سُنّت ہے۔ اِس کے بعد دُعا و اِستغفار کے ذریعے اہلِ قبور کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔ اِس سے معلوم ہوا مردے باہر والوں کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں اور اُن کا کلام سنتے ہیں، ورنہ اُنہیں سلام جائز نہ ہوتا۔

۳۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے ایک رات آپ ﷺ کو بستر میں نہ پایا، تلاش کے بعد دیکھا کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں ہیں اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاَنَا بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ ۲۰ "سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین ہیں تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمیں اِن کے ثواب سے محروم نہ کر اور اِن کے بعد ہمیں آزمائش میں مت ڈالنا"۔

۵۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت

۱۸ مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مسلم جلد ۱ ص ۳۱۴، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۵۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۹، ابن ماجہ ص ۱۱۲۔ ۱۹ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۴۔ ۲۰ ابن ماجہ ص ۱۱۲۔

ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں زیارتِ قبور میں کیا کہا کروں؟ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: (زیارت قبور کے وقت) یوں کہا کرو:-

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۲۱ "مومنوں مسلمانوں کے گھر والوں کو سلام ہو، اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمارے اگلے پچھلوں پر رحم فرمائے اور انشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں"۔

ابنِ قیم الجوزی نے "کتاب الروح" میں لکھا: هٰذَا خِطَابٌ لِّمَنْ يَّسْمَعُ وَيَعْقِلُ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ هٰذَا الْخِطَابُ بِمَنْزِلَةِ خِطَابِ الْمَعْدُوْمِ وَالْجَمَادِ ۲۲ "اِس قسم کا خطاب اُس سے کیا جاتا ہے جو سنتا اور سمجھتا ہو ورنہ یہ خطاب ایسا ہوگا جیسا معدوم اور جمادات سے ہوتا ہے"۔ (جو صحیح نہیں ہے)

ابنِ قیم الجوزی نے مزید لکھا ہے:

وَالسَّلَفُ مُجْمَعُوْنَ عَلٰی هٰذَا وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْهُمْ بِاَنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ زِيَارَةَ الْحَيِّ لَهٗ وَيَسْتَبْشِرُ بِهٖ ۲۳ "اَسلاف کا اِس پر اتفاق ہے کہ مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں اور اُن سے خوش ہوتے ہیں"۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور زیارتِ قبور فرماتے۔ اِس دُعا:- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ کی وجہ سے بعض مومن بقیع میں دفن ہونے کی تمنا کرتے ہیں تاکہ اِس خصوصی دُعا میں وہ بھی شامل ہو جائیں۔

صاحبِ قبر کا زائرین سے اُنس پانا:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ: "آپ مرض الموت میں دیوار کی طرف منہ پھیر کر کافی دیر تک روتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے

۲۱ مسلم جلد ۱ ص ۳۱۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۹، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۶۰، مصنف عبدالرزاق جلد ۳ ص ۵۷۵، ۵۷۴۔ ۲۲ کتاب الروح ص ۵۔ ۲۳ کتاب الروح ص ۵۔

نے عرض کیا' ابا جان آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا اللہ (جل جلالہ) کے رسول ﷺ نے آپ کو فلاں فلاں بشارت نہیں دی۔ آپ نے اُن کی طرف منہ کر کے فرمایا! ہم سب سے افضل توحید و رسالت کے اقرار کو سمجھتے تھے یعنی (لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) میری زندگی تین مختلف حالات سے گزری ہے۔(۱)۔ ایک وہ دَور تھا جب رسول اللہ ﷺ سے اِنتہائی بُغض تھا اور آپ ﷺ کو شہید کرنے سے زیادہ کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اگر خدانخواستہ میں اُس حالت میں فوت ہو جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔(۲)۔ پھر جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے میرے دِل میں اِسلام کی محبت پیدا فرما دی تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)، ہاتھ پھیلایئے تاکہ میں بیعت کرلوں۔ آپ ﷺ نے سیدھا (دایاں) ہاتھ پھیلا دیا لیکن میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا، اے عمرو! تجھے کیا بات ہے؟ عرض کیا: میں نے چاہا ایک شرط لگا لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا شرط ہے؟ عرض کیا یہ کہ میری بخشش ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ اِسلام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جیسے ہجرت اور حج سارے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ اَب رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی جلیل القدر تھا۔ آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے میں آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کے اَوصاف اور حلیہ مبارک پوچھتا تو میں بتا نہیں سکتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہیں سکتا تھا اور اگر میں اِس حالت میں مر جاتا تو مجھے توقع تھی کہ میں جنتی ہوتا۔(۳)۔ پھر مجھے ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا کہ نہ معلوم اُن کی وجہ سے میرا کیا انجام ہو، (تو فرمانے لگے) تو جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ نوحہ کرنے والی اور آگ نہیں ہونی چاہئے۔ پھر جب تم مجھے دفن کر چکو اور میری قبر پر مٹی ڈال چکو تو میری قبر کے گرد اتنی دیر تک کھڑے رہنا، جتنی دیر اُونٹنی ذبح کرنے اور اُس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگتی ہے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور مجھے

معلوم ہو جائے کہ رَبّ کے فرشتے کیا لے کر لوٹتے ہیں؟ (معلوم ہوا کہ مردہ حاضرینِ قبر سے مانوس اور خوش ہوتا ہے)۔ ۲۴

صاحبِ قبر کو زیارت والے کا علم:

حضرت فضل بن مرفق علیہ الرحمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **كُنْتُ آتِیْ قَبْرَ اَبِیْ الْمَرَّةَ بَعْدَ الْمَرَّةِ فَاَكْثُرَ مِنْ ذٰلِكَ فَشَهِدْتُ يَوْمًا جَنَازَةً فِي الْمَقْبَرَةِ الَّتِيْ دُفِنَ فِيْهَا فَتَعَجَّلْتُ لِحَاجَتِيْ وَلَمْ آتِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ رَاَيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: لِيْ يَابُنَيَّ لِمَ تَاْتِيْنِيْ؟ قُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَتِ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ بِيْ اِذَا اَتَيْتُكَ؟ قَالَ: اَیْ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّ مَا اَزَالُ اَطَّلِعُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَطَّلِعُ مِنَ الْقَنْطَرَةِ حَتّٰى تَصِلُ اِلَيَّ وَتَقْعُدُ عِنْدِيْ ثُمَّ تَقُوْمُ فَلَا اَزَالُ اَنْظُرُ اِلَيْكَ حَتّٰى تَجُوْزُ الْقَنْطَرَةَ** ۲۵

"میں اپنے والد (گرامی) کی قبر پر بار بار جاتا تھا اور میرا یہ عمل کثرت سے تھا۔ ایک دِن میں ایک جنازہ میں شریک ہوا اور اُس کی تدفین میں مصروف رہا۔ اپنے والد (گرامی) کی قبر پر نہ جا سکا تو رات کو میں نے اپنے والد (گرامی) کو خواب میں دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے فرمایا! اے میرے بیٹے تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا، اے میرے والد صاحب! کیا آپ کو علم ہوتا ہے جب میں آپ کے پاس آتا ہوں؟ فرمایا ہاں! ہاں! اللہ (جل جلالہ) کی قسم میں برابر آگاہ رہتا ہوں، یہاں تک کہ جب تم پل سے اُتر کر میرے پاس آ کر بیٹھتے ہو۔ پھر اُٹھ کر واپس جاتے ہو تو میں برابر تمہیں دیکھتا رہتا ہوں، یہاں تک کہ تم پل سے اُتر جاتے ہو"۔

دفن کے بعد قبر پر سورۂ یٰسین پڑھنے کا واقعہ:

ابن قیم الجوزی کہتے ہیں، مجھے حسن بن ہیثم نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں نے حضرت ابوبکر بن الاطروش ابن بنت ابی نصر بن التمار سے سنا ہے' فرماتے ہیں:

۲۴ کتاب الروح ص ۱۱۔ ۲۵ کتاب الروح ص ۱۵۔

كَانَ رَجُلٌ يَّجِيْءُ اِلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقْرَءُ سُوْرَةَ يٰسٓ فَجَآءَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَرَاَ سُوْرَةَ يٰسٓ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ قَسَمْتَ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثَوَابًا فَاجْعَلْهُ فِيْ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَابِرِ فَلَمَّا كَانَ فِي الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا جَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اِنَّ بِنْتًا لِّيْ مَاتَتْ فَرَاَيْتُهَا فِي النَّوْمِ جَالِسَةً عَلٰى شَفِيْرِ قَبْرِهَا فَقُلْتُ مَا اَجْلَسَكِ هَاهُنَا؟ فَقَالَتْ: اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَةٍ جَاءَ اِلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ فَقَرَءَ سُوْرَةَ يٰسٓ وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَاَصَابَنَا مِنْ رُوْحِ ذٰلِكَ اَوْ غُفِرَلَنَا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ۲۶ "ایک شخص جمعۃ المبارک کو اپنی والدہ کی قبر پر آتا تھا اور سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کرتا تھا۔ ایک دن وہ قبر پر آیا۔ اُس نے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی، پھر اُس نے دُعا کی (اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ قَسَمْتَ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثَوَابًا فَاجْعَلْهُ فِيْ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَابِرِ) "اے میرے اللہ (جل جلالک) اگر تو اِس سورت کو تقسیم فرماتا ہے تو اِس قبرستان کے تمام قبروں والوں کو اِس کا ثواب عطا فرما"۔ اگلے جمعۃ المبارک میں ایک عورت اُس کے پاس آئی اور اُس سے پوچھا کیا تو فلاں ابن فلاں ہے؟ میں نے کہا ہاں! تو اُس نے کہا میری ایک بیٹی فوت ہوگئی ہے۔ میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی قبر کے کنارے پر بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اُس نے آپ کا نام بتایا اور کہا کہ وہ اپنی والدہ کی قبر پر آئے اور سورۂ یٰسین (شریف) تلاوت کی اور سب قبروں والوں کو (اُس کا ثواب) بخش دیا۔ اِس میں سے کچھ ثواب ہمیں بھی ملا یا ہمیں بخش دیا گیا یا اِس جیسا جملہ بولا"۔

حضرت حسن بن صباح زعفرانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: سَئَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنِ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا ۲۷ "میں نے (حضرت امام) شافعی علیہ الرحمہ سے قبر کے پاس تلاوتِ قرآنِ مجید کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں"۔

۲۶ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۲۷ کتاب الروح ص ۱۳۔

حضرت خلال علیہ الرحمہ نے حضرت شعبی علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا مَاتَ لَهُمُ الْمَيِّتُ اخْتَلَفُوْا اِلٰى قَبْرِهٖ يَقْرَءُوْنَ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ ۲۸ "جب انصار کا کوئی عزیز فوت ہو جاتا تھا تو وہ اُس کی قبر کے پاس آ کر قرآن مجید پڑھا کرتے تھے"۔

حضرت حسن بن جروی علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَرَرْتُ عَلٰى قَبْرِ اُخْتٍ لِّيْ فَقَرَاْتُ عِنْدَهَا تَبَارَكَ لِمَا يُذْكَرُ فِيْهَا فَجَآءَنِيْ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ اُخْتَكَ فِي الْمَنَامِ تَقُوْلُ: جَزَى اللّٰهُ اَبَا عَلِيٍّ خَيْرًا فَقَدِ انْتَفَعْتُ بِمَا قَرَاَ ۲۹ "میں اپنی ہمشیرہ کی قبر سے گزرا تو وہاں پر قرآن پاک کی سورۂ ملک کی تلاوت کی (تو اگلے دن) ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا (رات) میں نے خواب میں تمہاری ہمشیرہ کو دیکھا ہے، فرماتی تھی اللہ (جل جلالہ) میرے بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے اُس کی قرأت سے میں نے فائدہ اُٹھایا"۔

دفن کے بعد قبر پر قرآنِ پاک کی تلاوت:

حضرت علاء بن حلاج اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: "میرے والد نے مجھے (وصیت) فرمائی بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسَنِّ عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا وَّاقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِيْ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ۳۰ "جب میں مر جاؤں اور جب مجھے لحد میں رکھنا تو "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا اور میری قبر پر مٹی ڈالنا۔ مٹی ڈالنے (اور قبر بنانے) کے بعد میری قبر کے سرہانے سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ اور آخری آیاتِ مبارکہ پڑھنا۔ ایک روایتِ مبارک میں سر کی طرف ابتدائی آیاتِ مبارکہ اور پاؤں کی طرف آخری آیاتِ مبارکہ کے پڑھنے کا ذکر ہے۔ کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے"۔

۲۸ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۲۹ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۳۰ کتاب الروح ص ۱۴، شرح الصدور ص ۱۰۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۹۔

حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے رجوع کا واقعہ:

اِن (حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا بدعت ہے۔ یہ بات ہشیم نے نقل کی ہے۔ حضرت ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ بات حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت نے نقل کی ہے لیکن اِس کے بعد اُنہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

چنانچہ جماعت سے منقول ہے کہ حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا شخص کو قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنا بدعت ہے (یہ بات سن کر) حضرت محمد بن قدامہ جوہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اے ابوعبداللہ (یہ حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) مبشر حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا وہ ثقہ (بااعتماد) ہیں۔ حضرت محمد بن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مجھے حضرت مبشر حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن علاء رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے وصیت کی تھی کہ جب اُن کا اِنتقال ہو جائے تو اُن کی قبر کے پاس سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ (**الم** سے **ھم المفلحون** تک) اور آخری حصّہ (**للہ مافی السموات** سے سورت کے آخیر تک) پڑھا جائے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اِس بات کی وصیّت کی تھی۔ یہ سن کر حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اُس شخص سے کہو کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھے۔ حضرت خلال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوعلی حسن بن ہشیم بزاز نے بیان کیا اور وہ ثقہ (معتمد علیہ) اور مامون ہیں۔ وہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اُس نابینا شخص کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جو قبرستان میں قرآنِ مجید پڑھا کرتا تھا۔[٣١]

قبرستان والوں کے لئے ہدیہ:

حضرت بشیر بن منصور علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں:

[٣١] "المغنی" لابن قدامہ جلد ٣ ص ٥١٧۔٥١٨۔

لَمَّا كَانَ زَمَنُ الطَّاعُوْنِ كَانَ رَجُلٌ يَّخْتَلِفُ اِلَى الْجَبَّانِ فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فَاِذَا اَمْسٰى وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْمَقَابِرِ فَقَالَ: آنَسَ اللّٰهُ وَحْشَتَكُمْ وَرَحِمَ غُرْبَتَكُمْ وَتَجَاوَزَ عَنْ مَسِيْئِكُمْ وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ: فَاَمْسَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّانْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَلَمْ آتِ الْمَقَابِرَ فَادْعُوْا كَمَا كُنْتُ اَدْعُوْا' قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ: اِذَا بِخَلْقٍ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءُوْنِيْ قُلْتُ: مَا اَنْتُمْ وَمَا حَاجَتُكُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اَهْلُ الْمَقَابِرِ' فَقُلْتُ: مَا حَاجَتُكُمْ قَالُوْا اِنَّكَ عَوَّدْتَنَا مِنْكَ هَدِيَّةً عِنْدَ اِنْصِرَافِكَ اِلٰى اَهْلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هِيَ؟ قَالُوْا: اَلدَّعَوَاتُ الَّتِيْ كُنْتَ تَدْعُوْا بِهَا قَالَ قُلْتَ: فَاِنِّيْ اَعُوْدُ لِذٰلِكَ قَالَ: فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ [٣٢]

"طاعون کے زمانے میں ایک شخص قبرستان آتا جاتا تھا اور میتوں کی نماز جنازہ میں حاضر رہتا تھا۔ جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور کہتا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری وحشت دُور فرمائے۔ تمہاری غربت پر رحم فرمائے اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے اور تمہاری نیکیاں قبول فرمائے، اِن کلمات سے زیادہ کوئی بات نہ کرتا۔ اُس کا بیان ہے کہ ایک شام میں قبرستان نہ گیا اور اپنے گھر آ گیا اور اُن کے لئے دُعا نہ کی جیسا کہ میں دُعا کیا کرتا تھا۔ کہتا ہے، رات میں سو رہا تھا تو کیا دیکھا کہ اِنسانوں کا اَنبوہِ کثیر ہے، تاحدِ نگاہ اِنسان ہی اِنسان ہیں، وہ میرے پاس آئے۔ میں نے پوچھا تم کون ہو اور تمہیں کیا حاجت ہے؟ کہنے لگے ہم قبروں والے ہیں۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا حاجت ہے؟ بولے تم نے اپنے گھر جانے سے پہلے ہمیں اپنے ہدیہ وتحفہ کا عادی بنا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کیسا ہدیہ؟ بولے وہ دُعائیں جو تم ہمارے لئے کرتے ہو۔ میں نے اُن سے کہا اچھا میں تمہارے لئے دُعائیں کرتا رہوں گا۔ کہتے ہیں پھر میں نے یہ عمل کبھی ترک نہ کیا"۔

[٣٢] کتاب الروح ص ٧۔

قبر سے آواز کا آنا:

حضرت یزید بن ہارون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مجھے حضرت سلمان تیمی علیہ الرحمہ نے خبر دی کہ حضرت ابوعثمان عبدالرحمٰن بن نہدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ: **اِنَّ ابْنَ سَاسٍ خَرَجَ فِیْ جَنَازَۃٍ فِیْ یَوْمٍ وَّعَلَیْہِ ثِیَابٌ خِفَافٌ فَانْتَھٰی اِلٰی قَبْرٍ قَالَ: فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اتَّکَأْتُ عَلَیْہِ فَوَاللّٰہِ اِنَّ قَلْبِیْ لَیَقْظَانُ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ الْقَبْرِ: اِلَیْکَ عَنِّیْ لَا تُؤْذِنِیْ فَاِنَّکُمْ قَوْمٌ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَعْلَمُوْنَ، وَنَحْنُ قَوْمٌ نَّعْلَمُ وَلَا نَعْمَلُ وَلَاَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِثْلُ رَکْعَتَیْکَ اَحَبُّ اِلٰی مَنْ کَذَا وَکَذَا فَھٰذَا قَدْ عَلِمَ بِاتِّکَاءِ الرَّجُلِ عَلَی الْقَبْرِ وَبِصَلَاتِہٖ** [٣٣] "حضرت ابن ساس علیہ الرحمہ ایک روز ایک جنازے کے ساتھ تھے اور معمولی قسم کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ فرماتے ہیں، میں نے ایک قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں اُس قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ فرماتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم میرا دِل بیدار تھا، میں نے قبر سے ایک آواز سنی، یہاں سے ہٹ جاؤ، مجھے اذیت نہ پہنچاؤ۔ تم لوگوں کو عمل کا موقع حاصل ہے مگر تم نہیں جانتے (ہمارے حالات کیا ہیں؟) اور ہم (حالات کو) جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ مجھے تمہاری دو رکعتیں فلاں فلاں چیز سے زیادہ پیاری ہیں۔
ابن قیم الجوزی لکھتے ہیں: "دیکھو اِس قبر والے کو معلوم ہوگیا کہ ایک شخص میری قبر کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے ہے اور اِس کی نماز کا بھی علم ہوگیا"۔

فضل کے والد کا واقعہ:

ابن قیم الجوزی کہتے ہیں، مجھ سے محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن ابوبکیر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے سفیان بن عیینہ کے ماموں کے بیٹے فضل بن موفق نے بیان کیا: **لَمَّا مَاتَ اَبِیْ جَزِعْتُ عَلَیْہِ جَزَعًا شَدِیْدًا فَکُنْتُ آتِیْ قَبْرَہٗ کُلَّ یَوْمٍ ثُمَّ قَصَرْتُ عَنْ ذٰلِکَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ**

[٣٣] کتاب الروح ص ٩۔

اِنِّیْ اَتَیْتُہٗ یَوْمًا فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ الْقَبْرِ غَلَبَتْنِیْ عَیْنَایَ فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ کَانَ قَبْرُ اَبِیْ قَدِ انْفَرَجَ وَکَاَنَّہٗ قَاعِدٌ فِیْ قَبْرِہٖ مُتَوَشِّحًا اَکْفَانَہٗ عَلَیْہِ سُحْنَۃُ الْمَوْتٰی قَالَ: فَکَاَنِّیْ بَکَیْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ قَالَ: یَا بُنَیَّ مَا اَبْطَاکَ عَنِّیْ؟ قُلْتُ: وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ بِمَجِیْئِیْ؟ قَالَ: مَاجِئْتَ مَرَّۃً اِلَّا عَلِمْتُھَا وَقَدْ کُنْتَ تَاْتِیْنِیْ فَاٰنَسُ بِکَ فَاُسَرُّ بِکَ وَیُسَرُّ مَنْ حَوْلِیْ بِدُعَآئِکَ قَالَ: فَکُنْتُ آتِیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا [٣٤]
"جب میرے والد فوت ہوگئے تو مجھے اِنتہائی ملال ہوا، میں روزانہ اُن کی قبر پر حاضری دیتا، پھر میں کچھ دن اُن کی قبر پر آنے سے رک گیا۔ جیسا اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا پھر ایک دن میں اُن کی قبر پر حاضر ہوا اور قبر کے پاس بیٹھ گیا اور بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آگئی، میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے والد محترم کی قبر پھٹ گئی اور قبر میں کفن میں لپٹے خوف زدہ مُردوں کی سی ہیئت میں بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں، یہ منظر دیکھ کر میں رونے لگا۔ میرے والد گرامی نے مجھے فرمایا۔ اے میرے بیٹے کس وجہ سے تو اِتنے دنوں کے بعد آیا؟ میں نے عرض کیا! کیا میری حاضری کا آپ کو علم ہوتا ہے؟ فرمایا جتنی مرتبہ بھی تم آئے تمہارے آنے کی مجھے خبر ہوگئی اور تمہارے آنے سے اور تمہاری دُعاؤں سے نہ صرف مجھے بلکہ میرے آس پاس کے لوگوں کو بھی اُنسیت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اِس کے بعد میں اکثر اُن کی قبر پر آتا رہتا"۔

قبر والے کو تکلیف:

حضرت ابوقلابہ علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: **اَقْبَلْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَی الْبَصْرَۃِ فَنَزَلْتُ مَنْزِلًا فَتَطَھَّرْتُ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ بِلَیْلٍ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاْسِیْ عَلٰی قَبْرٍ فَنِمْتُ ثُمَّ انْتَبَھْتُ فَاِذَا صَاحِبُ الْقَبْرِ یَشْتَکِیْنِیْ یَقُوْلُ: قَدْ آذَیْتَنِیْ مُنْذُ الَّیْلَۃِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّکُمْ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَعْلَمُوْنَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ وَلَا نَقْدِرُ عَلَی الْعَمَلِ، ثُمَّ قَالَ: الرَّکْعَتَانِ**

[٣٤] کتاب الروح ص ٧۔

الـلّتَـان رَكَـعْتَهُمَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ قَالَ: جَزَى اللّٰهُ اَهْلَ الـدُّنْيَا خَيْرًا اَقْرَأْهُمْ مِّنَّا السَّلَامَ فَاِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا مِنْ دُعَائِهِمْ نُوْرًا مِّثَالُ الْجِبَالِ ۳۵ ''میں شام سے بصرہ آیا اور ایک جگہ ٹھہر گیا' نہایا۔ رات میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ مجھے متنبہ کیا گیا کہ صاحبِ قبر مجھ سے شکوہ کر رہا ہے کہ آج رات تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ پھر کہا تم لوگ عمل تو کرتے ہو مگر تمہیں حالات کی خبر نہیں اور ہم حالات سے آگاہ ہیں مگر عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ پھر کہا تم نے جو دو رکعت نماز پڑھی وہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے، پھر کہا اللہ ﷻ دنیا والوں کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، ہماری طرف سے اُنہیں سلام کہنا۔ اُن کی دُعاؤں سے ہمیں پہاڑوں جیسا نور حاصل ہوتا ہے۔ (پہاڑوں کی مثل ثواب ملتا ہے)''۔

''کتاب الروح'' میں ابن قیم الجوزی نے محولہ بالا واقعات کو ثابت کرنے کے لئے حدیثِ پاک لکھی ہے۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے ''میری رائے میں تمہارے خواب اِس بات پر متفق ہیں کہ شب قدر (رمضان المبارک کے) آخری عشرہ میں ہے''۔ معلوم ہوا کہ کسی مسئلہ پر مومنوں کے خوابوں کی موافقت اُن کی روایت اور رائے کے قائم مقام ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک بھی وہ چیز اچھی یا بُری ہے، جو اُن کے نزدیک اچھی یا بُری ہے۔ علاوہ ازیں یہ مسئلہ دلائل سے بھی ثابت ہے۔ خوابوں کے واقعات تو بطورِ شہادت کے ہیں۔

قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' لَاَنْ يَّـجْلِـسَ اَحَـدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقُ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصُ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّـجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ ۳۶ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں

۳۵ کتاب الروح ص ۱۰۔ ۳۶ ابن ماجہ ص ۱۱۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۶۸۔ ۳۱۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۹، نسائی جلد ۱ ص ۲۸۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۸ مسلم حدیث نمبر ۹۷۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۲۸ مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۵۷۔

سے کوئی ایک شخص اَنگارے پر بیٹھے جس سے اُس کے کپڑے جل جائیں تو وہ آگ اُس کے جسم پر پہنچ جائے، تو یہ بہتر ہے اِس سے کہ کوئی شخص کسی کی قبر پر بیٹھے''۔ (کیونکہ قبر پر بیٹھنے میں میّت کی تذلیل ہے، قبر کو روندنا نہیں چاہئے اور اِس صورت میں گویا قبر کی عزّت کرنے کا حکم ہے)۔ ۳۷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَاَنْ اَمْشِـىَ عَـلٰى جَمْرَةٍ اَوْ سَيْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَـعْلِىْ بِرِجْلِىْ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَمْشِىَ عَلٰى قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا اُبَالِىْ اَوْسَطَ الْقُبُوْرِ قَضَيْتُ حَاجَتِىْ اَوْ وَسَطَ السُّوْقِ ۳۸ اَنگارے پر چلنا یا تلوار پر چلنا یا اپنا جوتا پاؤں سے ٹانکنا (یعنی بہت تکلیف اُٹھاؤں کیونکہ پاؤں سے جوتا ٹانکنا مشکل ہے) یہ مجھے زیادہ پسند ہے، اِس سے کہ ایک مسلمان کی قبر پر چلوں اور پرواہ نہیں رکھتا' یہ مجھے پسند ہے، اِس بات سے کہ قبر پر یا بازار کے درمیان میں پیشاب یا پاخانہ کروں۔'' (مطلب یہ ہے کہ بازار میں لوگوں کی شرم کی وجہ سے کسی طرح بول و براز نہیں کرتا، پس ایسا ہی مُردوں سے شرم کرنی چاہئے)۔ یہ بات اُمّت کی تعلیم کے لئے فرمائی۔

قبروں پر بیٹھنے اور نماز پڑھنے کی ممانعت:

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَـجْلِسُـوْا عَـلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا ۳۹ ''قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ ہی اُن کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو''۔

قبرستان میں جوتا اُتارنا:

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک مرتبہ میں

۳۷ حاشیہ ابن ماجہ جلد ۱ ص ۷۷۶ (مترجم وحید الزماں غیر مقلد)۔ ۳۸ الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۷۴۔۳۷۳، ابن ماجہ ص ۱۱۳۔ ۳۹ ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۰۴، مسلم جلد ۱ ص ۳۱۲، ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۵۔ ۲۸۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۸، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۷۵ نسائی حدیث نمبر ۷۶۰۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اے ابنِ خصاصیہ! تم اللہ (عزوجل) کی طرف سے کس چیز کو ناپسند کرتے ہو۔ حالانکہ تم اللہ (عزوجل) کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ چل رہے ہو؟۔ (یعنی اُس نے تمہیں اِتنی بڑی نعمت عطا فرمائی ہے) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں تو اللہ (عزوجل) کی کسی بات کو ناپسند نہیں کرتا۔ اُس نے مجھے ہر ایک بھلائی عطا فرمائی ہے۔ پھر آپ ﷺ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اِن لوگوں نے بہت بھلائی کو پایا (کہ زندہ رہے اور اللہ عزوجل کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو پایا اور اُن پر ایمان لائے) اور مشرکوں کی قبروں سے گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی بھلائی سے پہلے ہی گزر گئے (یعنی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا وقت نہ پایا) **فَرَاٰی رَجُلًا یَمْشِیْ بَیْنَ الْمَقَابِرِ فِیْ نَعْلَیْهِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَلْقِهِمَا** [۴۰] "پھر آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص جوتے پہنے قبروں میں چل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوتوں والے اپنی جوتیاں اُتار دے"۔

جوتیاں اُتار کر پھینک دیں:

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ جن کا نام دورِ جاہلیت میں زحم بن معبد تھا' آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' زحم بن معبد' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بشیر ہو تو اُس وقت سے اُن کا نام "بشیر" پڑ گیا۔ فرماتے ہیں' میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو جوتے پہنے ہوئے قبروں کے بیچ جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمٰی بِهِمَا** [۴۱] "اے جوتیوں والے! تجھ پر اَفسوس ہے' اپنی جوتیاں اُتار۔ اُس نے دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کو پہچانا' اُسی وقت اپنی جوتیاں اُتاریں اور پھینک دیں"۔ یعنی پاؤں سے جوتے اُتار دیئے اور قبروں

[۴۰] ابن ماجہ ص ۱۱۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۸۶۷، نسائی جلد ۱ ص ۲۸۸۔ [۴۱] ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۰۴، ابن ماجہ ص ۱۱۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۸۰۔

کے بیچ ننگے پاؤں چلنے لگا۔

سوال: قبرستان میں جوتی پہن کر جانا اور چارپائی پر سونا اور گھوڑا باندھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قبروں پر چلنے کی ممانعت ہے جبکہ جوتا پہننا' سخت توہینِ امواتِ مسلمین ہے۔ ہاں جو قدیم راستہ قبرستان میں ہو جس میں قبر نہیں' اِس میں چلنا جائز ہے اگرچہ جوتا پہنے ہو۔ قبروں پر گھوڑے باندھنا' چارپائی بچھانا' سونا' اور بیٹھنا سب حرام ہے۔

سوال: جب ہم مسلمان قبرستان جاتے ہیں تو قبرستان داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ** ۔ تو کیا جب ماں باپ' بہن بھائیوں اور بزرگانِ دین، اولیاء کرام اور علماء کرام کی قبروں پر جائیں تو ایسے ہی سلام کریں؟

جواب: جب قبرستان میں داخل ہوں تو محولہ بالا دعا ہی پڑھنی چاہیے۔ مگر جب کسی خاص شخصیت عزیز والد، والدہ وغیرہ کی قبر پر جائیں تو وہاں اُن کے ساتھ نسبتی تعلق کا ذِکر کر کے سلام کرنا چاہیے مثلاً والد صاحب کی قبر پر جائیں تو کہیں **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبِیْ** یا اباجی حضور السلام علیکم یا اماں جی السلام علیکم۔ جب داتا صاحب کے مزار پر جائیں تو کہیں یا علی ہجویری السلام علیکم یا السلام علیکم یا علی ہجویری۔ جیسے ہم مسلمان جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوتے ہیں تو وہاں ہم رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو جب سلام عرض کرتے ہیں تو عرض کرتے ہیں **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ** یا **اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ** ۔ پھر ایک قدم آگے بڑھ کر عرض کرتے ہیں **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبُوْ بَکْرٍ** رضی اللہ عنہ اور پھر **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ بْنَ الْخَطَّاب** رضی اللہ عنہ۔

حج وعمرہ کے مسائل پر لکھی گئی تمام کتابوں میں چاہے اُنہیں لکھنے والے اہلسنّت وجماعت علماء ہیں یا سعودی مفتی علماء یا پاکستانی اہلحدیث یا دیوبندی سبھی اپنی اپنی کتابوں میں اِسی طرح لکھتے ہیں: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبُوْ بَکْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ بْنَ الْخَطَّاب**.

منیر احمد یوسفی (ایم-اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور کی تصنیف کردہ کتب

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	ایصالِ ثواب	70روپے	27	مسجد اور امامت	40روپے
2	حدیث قسطنطنیہ	40روپے	28	علاماتِ قیامت	40روپے
3	حقوق زوجین (حصہ اوّل)	150روپے	29	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	40روپے
4	قُل شریف کیا ہے؟	60روپے	30	مسائل قربانی	40روپے
5	عظیم قرآنی دُعائیں	100روپے	31	مقدس دُعائیں	70روپے
6	رمضان المبارک کے فضائل ومسائل	70روپے	32	والدین واولاد کے حقوق	120روپے
7	لیلۃ القدر عید الفطر اور مسائل فطر	20روپے	33	حج وعمرہ زیارت	100روپے
8	عید میلاد النبی ﷺ	70روپے	34	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	180روپے
9	آخری چہار شنبہ	20روپے	35	چالیسواں کیا ہے؟	70روپے
10	نکاح نصف دین ہے	50روپے	36	یوسف مصر محبت	400روپے
11	ہمسایوں کے حقوق	50روپے	37	استغفر اللہ	40روپے
12	ختم کے معانی	40روپے	38	دعوت وتبلیغ	20روپے
13	مجھے نماز سے پیار ہے	70روپے	39	تاریخ وضو اور مسائل	80روپے
14	تحفۂ معراج شریف	20روپے	40	شفاء بوسیلہ قرآنی مجید منزل	40روپے
15	سجدۂ تعظیمی حرام ہے	40روپے	41	آدابِ دُعا واوقات قبولیت	150روپے
16	امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	60روپے	42	گیارہویں شریف کیا ہے؟	40روپے
17	داتا کون کون؟	80روپے	43	شعبان المعظم کی فضیلت	40روپے
18	غسلِ میت	20روپے	44	کفنِ میت	20روپے
19	آئیں دین سیکھیں	40روپے	45	دفن میت وزیارتِ قبور	40روپے
20	مکمل صحیح اسلامی عقیدہ (حصہ ۱ تا ۴)	40روپے	46	آدابِ اسلام	40روپے
21	آئیں مسجد میں نماز پڑھیں	20روپے	47	حقوق فوت شدگان	300روپے
22	انوارِ دُرود و سلام (حصہ اول)	70روپے	48	نماز مترجم	70 روپے
23	پاکیزگی نصف ایمان ہے	40روپے	49	زکوٰۃ	20 روپے
24	ایذان الاجرفی اذان القبر	40روپے	50	دعا عبادت کا مغز ہے	10 روپے
25	کھانے پینے کے آداب	100روپے	51	آدابِ عیادت	70 روپے
26	بخاری شریف بحوالہ تیسیر الباری	300روپے		www.seedharastah.com	

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977 'بلاک بی III' گجر پورہ سکیم لاہور۔ 0300-4274936